یوم جمہوریہ کے مبارک موقع پر

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

کی

خصوصی اشاعت

جمہوریت نمبر

ترتیب و پیشکش

محمد سالم جامعی

قیمت ۳ روپے

جلد ۱۴
شمارہ ۳

۲۱ تا ۲۷، جنوری ۲۰۰۰ء ، ۱۴ ، شوال المکرم تا ۲۰ ، شوال المکرم ۱۴۲۰ھ

انڈونیشیا کیا انتشار کا عمل شروع ہو چکا ہے؟

[illegible]

سوڈان خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

پارلیمینٹ کا رکن عوام کا خادم ہوتا ہے

جمہوریت کے زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو سیاسی اقتدار عوام کی خدمت کا ایک ذریعہ ہوتا ہے تاہم یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہندوستان کے سیاستداں اقتدار کو صرف اپنے سکھ چین اور اپنے عیش و عشرت کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں یہی وہ نظریہ ہے جس کی وجہ سے آج ہمارا پورا انتخابی نظام بدعنوانی، ووٹ مار اور زور زبردستی کی ایک علامت بن کر رہ گیا ہے ظاہر ہے جب خدمت کا کوئی ریکارڈ نہیں ہوگا تو آئندہ اقتدار حاصل کرنے اور پارلیمنٹ و اسمبلیوں تک پہنچنے کے لیے بدعنوانی، دو نمبری، جبری ووٹ کھسوٹ، ووٹ خریدنے اور ووٹروں کو اپنے غنڈوں کے ذریعہ ڈرانے دھمکانے جیسی ناجائز باتوں کا ہی سہارا لینا پڑے گا۔

تیرہویں پارلیمانی انتخابات اس معنی کر ملک کی انتخابی تاریخ میں اپنا ایک اہم مقام رکھتے ہیں کہ ان انتخابات میں پورے ملک میں ایک ساتھ ووٹ ڈالنے کے بجائے پورے ایک مہینہ پر محیط پانچ مرحلوں میں ووٹ ڈالے گئے ایسا آخر الیکشن کمیشن کو کیوں کرنا پڑا اس کا سیدھا سا جواب یہی ہے کہ چونکہ انتخابات خدمت کی بنیاد پر نہیں بلکہ طاقت اور غنڈہ گردی کی بنیاد پر جیتے جاتے ہیں اس لیے انتخابات کو منصفانہ، غیر جانبدارانہ اور پرامن بنانے کے لیے غنڈہ گردی پر مبنی اس طاقت کے مقابلہ کے لیے ایک سیکورٹی طاقت کی ضرورت ہے اور یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ملک کی پانچ جتنا لیس پارلیمانی نشستوں پر جو پورے ملک کے دو ڈھائی ہزار کلومیٹر کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہیں ایک ساتھ سب کے لیے سیکورٹی فورس کا بندوبست کم از کم ہندوستان کے الیکشن کمیشن کے لیے ممکن نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ ان پانچ مرحلوں کا وقفہ کم کر کے دس پندرہ دنوں پر محیط کیا جا سکتا تھا لیکن الیکشن کمیشن نے پورے ایک ماہ تک پورے ملک کو انتخابی دنگل میں مصروف رکھا آخر ایسا کیوں؟

حقیقت یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کا ان الیکشنوں میں جو بڑے پیمانے پر ووٹ مار اور تشدد کا امکانات نظر آرہے تھے ان سے نپٹنے کے لیے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا کہ مرحلوں کا اتنا فاصلہ رکھا جائے جن کے درمیان سیکورٹی فورس کو آسانی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچایا جا سکے اور شاید یہی وجہ تھی کہ ایک ماہ کی انتخابی جنگ میں ڈیڑھ سو پر تشدد واقعات میں صرف ایک سو انتیس ہی لوگوں نے اپنی جانیں گنوائیں جبکہ چیف الیکشن کمشنر جناب منوہر سنگھ گل کے بقول بڑے پیمانے پر تشدد، بوتھ لوٹنے اور قتل و غارتگری کا اندیشہ تھا۔

کیا یہ سب چیزیں ہمارے جمہوری نظام اور انتخابی سیاست کا لازمی حصہ بن چکی ہیں اور کیا جمہوریت میں ایسی باتوں کی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے یہ اور اس طرح کے متعدد سوالات آج ملک کے دانشوروں اور سیاستدانوں کے لیے بحث و فکر کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے بہت سے بلکہ اکثر منتخب نمائندے اپنے ان حلقوں کی طرف جہاں سے وہ منتخب ہو کر پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہونچے ہیں مڑ کر ایک بار بھی نہیں دیکھتے اور ان علاقوں میں اپنے اثرات باقی رکھنے کے لیے کامیاب ہو جانے کے بعد پہلے ہی دن سے جوڑ توڑ شروع کر دیتے ہیں ان کے حلقوں میں چند ایسے وظیفہ خوار ہوتے ہیں جو نمائندے بن جاتے ہیں جن کا مقصد ہی صرف ووٹ کھسوٹ اور اپنے عیش و عشرت کے سامان مہیا کرنا ہوتا ہے پھر یہ منتخب ارکان انہیں لوگوں کے ذریعہ حلقہ کے عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ شاہ کے یہ وزرا اور مصاحبین ہی رعایا کے لیے بھلا چاہ اور کر سکتے ہیں ظاہر ہے ایسے حالات میں مظلوم رعایا بہت زیادہ دنوں تک ان حاشیہ برداروں کو برداشت نہیں کر سکتی اور پھر جیسے ہی مظلوم رعایا کے ہاتھ میں اس کا جمہوری حق آتا ہے وہ ان کے نمائندے کو اپنی حقیقت کا پتہ چلنا شروع ہو جاتا ہے جس سے بچنے کے لیے وہ ایک بار پھر جوڑ توڑ اور غنڈہ گردی کا سہارا لے کر یا تو ووٹروں کو اپنے حق میں حق رائے دہی کے استعمال کے لیے مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یا پھر ان کے اس حق سے انہیں محروم کر کے فرضی ووٹنگ کا سہارا لیا جاتا ہے ایسے حالات میں جن کی کسی

جواہر القرآن

سورۃ انفال : ۸
ترجمہ آیت : ۶۳
حضرت شیخ الہندؒ

● اور الفت ڈالی ان کے دلوں میں اگر تو خرچ کر دیتا جو کچھ زمین میں ہے سارا نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان میں بیشک وہ زور آور ہے حکمت والا (انفال)

فائدہ : ———— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

[illegible]

[illegible]

ہندستان میں ذات پات کی سیاست کا بول بالا

کیا یہ جمہوریت کی دین ہے

[illegible]

جمہوریت میں حکومتیں کسی قوم کی قسمت نہیں بدلا کرتیں

مسلمان تعلیم میں آگے بڑھیں مستقبل انہیں کا ہوگا

اقلیتی کمیشن کے سابق چیرمین ڈاکٹر طاہر محمود کا انٹرویو

[illegible]

سعید سہروردی

اکاؤنٹنسی {کھاتہ داری و کھاتہ نویسی}

ترقی اور جلد روزگار مہیا کرنیوالا میدان

[illegible]

اکاؤنٹس کلرک

[illegible]

پاکستان میں جمہوریت کا مستقبل۔ ایک سوالیہ نشان

[illegible]

عالم اسلام

مصر و سوڈان تعلقات بحال

[illegible]

طالبان۔ ایران مذاکرات

[illegible]

چیچنیا کے خلاف کارروائی پر احتجاج

[illegible]

بنگلہ دیش میں ہڑتال

[illegible]

تعلیمی تبدیلیوں کی ابتدا

[illegible]

سرحد میں ۱۳ ہلاک

[illegible]

جمہوری ہندستان میں ہمارا

[illegible]

اکیسویں صدی کے

مولانا علی میاں

تحریر: [illegible]

[illegible]

مختصرات

صحافیوں کے لیے برا سال

[illegible]

تاج محل کا ٹکٹ ۵۰۰ روپے

[illegible]

جیل کی مرمت جاری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکومت سے اپنی حمایت واپس لے لی

[illegible]

برہنہ ہونے کی وجہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible]ظام تعلیم - ایک جائزہ

تحریر: اعجاز ارشد قاسمی

[illegible]

[illegible] کے لئے مشعل راہ ہے

[illegible]ندوی کی شخصیت

تحریر: [illegible]

[illegible]

قادیانیت سے اسلام تک:

تالیف: محمد متین خالد

جب میں نے مرزائیوں کی غنڈہ گردی سے تنگ آ کر اپنے خاندان سمیت قبول اسلام کا اعلان کیا

خاندانی قادیانی محمد رفیق باجوہ کے قبول اسلام کی کہانی خود ان کی زبانی

نماز

عبدالشکور شکور

جمہوریت میں مسلمانوں کا سیاسی استحصال ذمہ دار کون؟

تحریر: مجید سہروردی

کشمیر میں اردو یونیورسٹی کی ضرورت کیوں؟

عمران احمد ایم۔ اے

جمعیۃ علماء ہند کے ایک مخلص خادم کا سانحہ ارتحال

مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاںؒ

کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے

ہفت روزہ **الجمعیۃ** کی ایک خصوصی پیشکش

مفکر اسلام نمبر

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ مولانا مرحوم نے اسلام اور عالم اسلام کی جو نمایاں خدمات انجام دی ہیں وہ بلاشبہ آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔

ہفت روزہ الجمعیۃ کے خدام و منتظمین نے فیصلہ کیا ہے کہ عوام اور قارئین کرام کو حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کی حیات، ان کی شاندار علمی و دینی خدمات اور ان کے کارناموں سے روشناس کرانے کے لئے ہفت روزہ الجمعیۃ کا ایک خصوصی نمبر شائع کیا جائے۔ امید ہے یہ خصوصی شمارہ ان شاء اللہ وسط فروری تک منظر عام پر آ جائے گا۔

مضمون نگار اور حضرت مولانا مرحوم سے تعلق رکھنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ حضرت والا سے متعلق اپنے خصوصی مضامین، دستاویزات اور حضرت والا کی خصوصی تحریریں فوری طور پر ہفت روزہ الجمعیۃ کو ارسال فرمائیں تاکہ انہیں اس خصوصی اشاعت میں شائع کیا جاسکے۔

مزید تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

رابطہ کے لئے: منیجر ہفت روزہ الجمعیۃ ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

ہندستان کا جمہوری اور سیکولر دستور کیا تبدیلی کی واقعی ضرورت ہے

معروف دستوری زبان کے ماہر جناب سبھاش کیشیپ کی تحریر

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام عید ملن پروگرام

[illegible]

بقیہ: قادیانیت سے اسلام تک

بقیہ: سرِ راہے

بقیہ: اردو یونیورسٹی

بقیہ: انٹرویو طاہر محمود

بقیہ: پاکستان

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 17/18 January 2000
21- 27. JAN 2000
R.N.I.NO.-3[illegible]
Postal Registration No.-DL-11052/2000

منصور علی خاں کاردار

منظر پس منظر

اذیت ناک ڈرامہ، طالبان کا تعاون، ماہرین کے تبصرے

سفارتی منظوری، حقیقت پسندی کے خلاف

اذیت ناک ڈرامہ

[illegible]

طالبان کا تعاون

[illegible]

ماہرین کے تبصرے

[illegible]

سفارتی منظوری

[illegible]

حقیقت پسندی کے خلاف

[illegible]

اسلام نے ہندستان کو جمہوریت اور مساوات سے مالا مال کیا ہے

امام الہند حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کی ایک اہم تحریر

[illegible]

خریدار حضرات توجہ دیں

جن خریداروں کی مدت خریداری ختم ہو گئی ہے۔ ان کو بار بار یقین دہانی کرائی جا چکی ہے۔ اب چند اخبار آپ کو مسلسل بھیجا جا رہا ہے جن خریداروں پر رقم بقایا ہے وہ

29. فروری 2000ء

[illegible]

منیجر

الجمعیۃ

مدیر: محمد حنیف [illegible]
ملکیت: الجمعیۃ ٹرسٹ [illegible]
مطبوعہ: N.F.C. آفسیٹ
[illegible]